خیبر پختونخواہ کا عوامی صحت کے تحفظ اور نگرانی کا قانون مجریہ 2017ء

صحت مند معاشرے کی تشکیل کے لیئے افراد کا تندرست وتوانا ہونا انتہائی اہم ہے۔ تیسری دنیا کے پسماندہ ممالک میں معاشی بدحالی اور آگاہی کے فقدان کی وجہ سے حِفظانِ صحت کی صورتحال ناگفتہ بہ ہے۔ پاکستان گو ترقی پذیر ممالک کی فہرست میں شامل ہے مگر صحت کے میدان میں کافی پیچھے ہے جس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ماضی میں نہ عوامی صحت کا موضوع حکومتوں کی اولین ترجیح رہا ہے نہ ہی اِس مد میں خاطر خواہ بجٹ مختص کیا جاتا رہا ہے۔ تاہم وقت کے ساتھ ساتھ موذی وبائی بیماریوں کے پھیلنے اور اُن کے نتیجے میں ہونے والے جانی نقصان نے اربابِ اختیار کی توجہ ملک کے ناقص نظامِ صحت کی جانب مبذول کروائی اور حکومتوں نے عوامی صحت کے لیئے موثر قانون سازی کے لئے اقدامات کیئے اِس ضمن میں حال میں نافذ کیئے جانے والا خیبر پختونخواہ کا صحتِ عامہ کے تحفظ اور نگرانی کا قانون مجریہ 2017ء (KP Public Health Surveillance & Response Act, 2017) اہم ہے۔ جس کے تحت صوبہ خیبر پختونخواہ میں صحت اصلاحات کے ضمن میں ہنگامی بنیادوں پر کام کیئے جانے کا عندیہ دیا گیا ہے اور صوبائی حکومت کی جانب سے وبائی بیماریوں کو پھیلنے سے روکنے اور اِن پر قابو پانے کی غرض سے ذیلی سطح پر مؤثر انتظامات کرنے، خطرناک بیماریوں کی روک تھام اور تشخیص کے لیئے حفاظتی اقدامات کرنے کا اعادہ کیا گیا ہے۔

صوبائی کمیٹی برائے صحتِ عامہ کا قیام اور افعال (دفعات 3 تا 5):-

خیبر پختونخواہ کے صحتِ عامہ کے تحفظ اور نگرانی کے قانون کے تحت ایک صوبائی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جس کی سربراہی خیبر پختونخواہ کا وزیرِ صحت کرے گا کمیٹی کو سال میں کم از کم دو اجلاس منعقد کروانا لازم ہوگا۔ کمیٹی کے افعال میں منجملہ اور اقدامات کے عالمی ادارہ صحت کے بین الاقوامی قواعد صحت مجریہ 2005ء کی بنیادی اصلاحات کا نفاذ، تحفظ، نگرانی، ردِعمل، تیاری اور انسانی وسائل یقینی بنانے کے لیئے اقدامات کرنا؛ ضروری مشینوں، آلات، سازوسامان جو کہ مجوزہ وبائی بیماریوں کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیئے ضروری ہیں کی دستیابی کو لازمی بنانا اور غیر معمولی حالات جن سے صحت کے مسائل پھیلنے یا صحت عامہ کے تحفظ کو خدشہ لاحق ہو کو روکنا؛ صوبے میں عوامی صحت کے حالات کا جائزہ لینا اور کسی اعلانیہ

1

بیماری کے پھیلنے کے خدشے کے پیش نظر پورے صوبے میں یا کسی خاص علاقے میں صحت کی ہنگامی صورتحال نافذ کرنا؛ اِس ضمن میں ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لیئے ضروری اقدامات اُٹھانا شامل ہے۔ اِس کے علاوہ ان بیماریوں کے پھیلاؤ پر قابو پانے کے لیئے بین الاقوامی ادارہ صحت اور دیگر عالمی اداروں سے مالی، تیکنیکی اور دیگر طرح کے تعاون کا تقاضہ کرنا شامل ہے۔ اِس کے علاوہ اس امر کو یقینی بنانا کہ محکمہ صحت نے بیماریوں سے تحفظ کا موثر نظام تشکیل دیا ہے؛ یہ یقینی بنانا کہ متعلقہ حکومتی محکموں نے قانون ھٰذا کے مندرجات کے متعلق آ گاہی پیدا کرنے کے لیئے اس کو نجی و سرکاری تعلیمی اداروں اور مدرسوں کے نصاب کا حِصّہ بنایا ہے اور قانونِ ھٰذا کی شِقات کے متعلق دیگر متعلقہ قوانین میں ضروری ترامیم تجویز کرنا بھی اس کے افعال میں شامل ہے۔

صحت عامہ کی ہنگامی صورتحال (دفعہ 6):-

متذکرہ بالا کمیٹی کا چیئر پرسن صوبے کے مختلف حِصوں سے اور بیماریوں کے نگرانی مراکز سے حاصل شدہ معلومات کی روشنی میں ڈائریکٹر جنرل اور عالمی ادارہ صحت سے مشورہ کے بعد بذریعہ نوٹیفیکیشن صوبے میں یا کسی مخصوص علاقے میں خاص مدت کے لیئے صحت کی ہنگامی صورتحال / ایمرجنسی نافذ کرسکتا ہے اور اڑتالیس گھنٹے کے اندر کمیٹی کا اجلاس بلاسکتا ہے۔ ہنگامی صورتحال کے نفاذ کے بعد چیئر پرسن یا چیئر پرسن کی جانب سے نائب چیئر پرسن کو اختیار ہوگا کہ وہ متعلقہ ضلعی ناظم اور ڈپٹی کمشنر کو ہدایات جاری کرے یا تجاویز دے کہ وہ اپنے متعلقہ ضلع میں صحت کی ہنگامی صورتحال سے کس طور پر نمٹیں۔ مذکورہ ضلع ناظم اور کمشنر اِن ہدایات اور تجاویز پر عمل کرنے کے پابند ہونگے اور وہ اس ضمن میں تمام ضروری سہولیات بہم پہنچائیں گے جن میں افرادی قوت، مشینری، ذرائع نقل وحمل، ساز وسامان، فنڈز اور بنیادی ڈھانچہ وغیرہ جو صحت کی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لیئے مفید ہوں شامل ہونگے۔

کسی بھی ہنگامی صورتحال کے ختم ہوجانے اور یہ یقین ہوجانے پر کہ بیماری کے مزید پھیلنے کے امکانات کم ہیں ہنگامی صورتحال کے نفاذ کا نوٹیفیکیشن واپس لے لیا جائے گا۔

مراکز برائے نگرانی امراض (دفعات 7 تا 9)

صوبائی سطح پر بیماریوں کی نگرانی کے مراکز قائم کیئے جائیں گے جن کی سربراہی ڈائریکٹر صحتِ عامہ کرے گا جس کی معاونت کے لیئے

ضروری عملہ بھی مہیا کیا جائے گا۔ مذکورہ مرکز درج ذیل افعال سرانجام دے گا۔

ا) ضلعی سطح پر قائم بیماریوں کی نگرانی کے مرکز سے معلومات جمع کرنا یا معلومات کا تبادلہ کرنا وغیرہ۔

ب) بعد از تصدیق کسی بیماری یا وباء کے پھیلاؤ اور متاثرہ افراد کے متعلق وصول شدہ معلومات جو ضلعی نگرانی مراکز سے موصول ہوئے ہوں کو مناسب اقدامات کے لیئے کمیٹی برائے صحتِ عامہ کے روبرو پیش کرنا۔

ج) بیماری کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیئے فوری اقدامات کرنا اور اِس ضمن میں متعلقہ اور ضروری اقدامات اُٹھانے کے لیئے متعلقہ شعبے اور ضلعی نگرانی کے مراکز کو ہدایات جاری کرنا؛

د) بین الاقوامی ادارہ صحت کی جانب سے مرّوجہ بین الاقوامی قواعد صحت 2005ء کے تحت مجوزہ بیماریاں جو حکومت کی تسلیم کردہ ہیں سے متعلقہ واقعات کی تشخیص اور ضروری کارروائی مکمل ہونے کے 24 گھنٹوں کے اندر بھجوانا۔

ہ) ضلعی نگرانی مرکز کو حسبِ ضرورت متعلقہ تیکنیکی معاونت بہم پہنچانا؛

و) بین الاقوامی صحت کے قواعد کی اہم سفارشات پر عملدرآمد کے لیئے اقدامات اُٹھانا؛

ز) ماحول میں موجود نقصان پہنچانے والے عوامل کی تشخیص، تحقیق اور شناخت کرتے ہوئے متعلقہ محکموں اور حکومتی ایجنسیوں کے تعاون سے مضراتِ صحت کا ایک جامعہ انتظامی نظام تشکیل دینا اور اُس پر عمل درآمد کرنا۔

ح) صحتِ عامہ کے لیئے نقصان دہ عوامل کا جائزہ لینا اور ممکنہ خطرے کی تشخیص کے طریقہء کار کے مطابق خطرے کی تشخیص کرنا؛

ط) خطرے کی نشاندہی اور تشخیص کے طریقہ کار کی سالانہ بنیادوں پر نظرِثانی کرنا اور جب ضروری ہو اُس سے مطلع کرنا؛

ی) موصول شدہ شکایات اور رپورٹ کی روشنی میں ابتدائی تشخیص کرنا اور اُن کے ممکنہ اثرات کا جائزہ لینا؛

1

ک) موصول شدہ معلومات جو ماحول میں موجود صحت کے لیئے نقصان دہ عوامل کے متعلق ہوں کا جائزہ لینا اور متاثرہ علاقے کے لوگوں اور متعلقہ حکومتی اداروں سے پوچھ گچھ کر کے صحتِ عامہ پر اِس کے ممکنہ اثرات کی تشخیص کرنا؛

سکولوں اور مدرسوں میں متعدی مرض کے پھیلنے کی روک تھام (دفعہ 11):-

ایسی بچوں کے والدین یا سرپرست جو کسی متعدی بیماری میں مبتلا ہوں اور اُس بیماری کا دوسرے بچوں کو لگنے کا خطرہ ہو تو وہ مدرسے یا سکول کے پرنسپل یا متعلقہ اُستاد کو اپنے بچے کی بیماری کے متعلق لازمی مطلع کریں گے۔ اسی طرح سکول اور مدرسے کے اُستاد اور انچارج کے علم میں یہ بات آئے کے کوئی بچہ کسی متعدی بیماری میں مبتلاء ہے اور اِس تصدیق کے بعد کہ وہ کوئی حفاظتی دوا بھی نہیں لے رہا ہے تو وہ کسی ماہر صحت کی رائے لینے کے بعد اُس بچے کے والدین اور سرپرست کو چوبیس گھنٹوں کے اندر مطلع کریں گے اور اِس ضمن میں متعلقہ ہنگامی مرکز صحت کے رپورٹنگ آفیسر کو بھی بیماری کے متعلق اطلاع دیں گے۔

صحت عامہ کو لاحق خطرات کی لازمی اطلاع (دفعہ 12):-

اگر کسی شخص کو صحت کے لیئے نقصان دہ عوامل کی موجودگی کا علم ہو یا اِس خدشے کا اندازہ ہو کہ ایسا کوئی خطرہ جنم لے رہا ہے تو اُس پر لازم ہے کہ وہ درج ذیل معلومات طوری طور پر متعلقہ مرکز برائے نگرانی امراض کو مہیا کرے:-

ا) صحت کو لاحق مجوزہ خطرے کی نوعیت، مقام اور اسباب؛

ب) اُن اشخاص کی شناخت جو مذکورہ خطرے کا موجب ہوں؛ اور

ج) اُن افراد کی تفصیلات جن کی صحت متذکرہ نقصان سے متاثرہ ہوئی؛

نفاذِ قانون کے اصول (دفعہ 13):-

قانونِ ھذا کے نفاذ کے دوران تمام متعلقہ اور ذمہ دار اداروں پر لازم ہے کہ انسانی وقار تکریم اور خلوت/ رازداری کی تمام اعلیٰ اقدار کی پاسداری کریں گے اور صحت عامہ کو تحفظ فراہم کرتے ہوئے حکومت شہریوں کی صحت کے متعلق ذاتی معلومات کو بھی تحفظ فراہم کرے گی اور

1

کسی پر عیاں نہیں کرے گی تاکہ شہریوں کی عزت وقار اور ساکھ کو نقصان نہ پہنچے۔

جرائم (دفعہ 14):

جو کوئی بھی قانون ھٰذا کی شقات کی خلاف ورزی کرے گا اُس پر تین لاکھ روپے تک کا جرمانہ عائد کیا جائے گا جو پچاس ہزار سے کم نہ ہوگا۔کوئی شخص یا ادارہ جو قانونِ ھٰذا کی خلاف ورزی کا مرتکب ہوتا ہے تو اُس کا نام اُس ادارے کو دیا جائے گا جہاں وہ پیشہ ورانہ طور پر جسٹرڈ ہے تاکہ اُس کے خلاف ضابطے کی کارروائی کی جا سکے جس میں ایک برس تک کہ لیئے اُن کی رجسٹریشن کی معطلی بھی شامل ہے جو دوسری مرتبہ جرم کے ارتکاب کی صورت میں مستقل طور پر خارج بھی ہو سکتی ہے۔

دوسری مرتبہ ارتکاب (دفعہ 15):

دوسری مرتبہ قانونِ ھٰذا کی خلاف ورزی کی صورت مذکورہ شخص کو تین برس تک قید اور جرمانے کا مرتکب ٹھہرایا جائے گا جو پہلی مرتبہ عائد کردہ جرمانے کا دوگُنا ہوگا۔

ہرجانہ (دفعہ 17):

صحت کو نقصان پہنچانے والے عوامل کی وجہ سے کسی شخص کو پہنچنے والے نقصان اور موت واقع ہونے کی صورت میں عدالت ادارے یا محکمے کو اُس شخص یا اُس کے وارثان کو ہرجانے کی ادائیگی کا حکم دے سکتی ہے جو

ا) موت کی صورت میں تیس لاکھ روپے سے کم نہ ہو؛ اور

ب) زخمی ہونے یا نقصان کی صورت میں پانچ لاکھ سے زیادہ نہ ہو۔

مذکورہ ادارہ یا محکمہ اگر متعین کردہ ہرجانہ ادا کرنے میں ناکام رہتا ہے تو حکومت اُس ادارے یا محکمے سے مذکورہ ہرجانہ وصول کر کے شخصِ مضروبہ یا وفات شدہ شخص کے وارثان کو ادا کرے گی۔

اختیارِ سماعت (دفعات 18 تا 20)